Majallah-e-Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 31, Sr.No.78, 2010, pp 41 - 60

مجلّہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۱، جنوری۔مارچ ۲۰۱۰ء، شمارہ ۷۸

# خوش معرکہء زیبا میں ذکرِ ناسخ اور انتخابِ اشعارِ ناسخ

ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر

There is a tradition in Arab, Persian and Urdu to compile Anthologies of Biographical Notes on poets and record Select Verses of their poetry so that a reader can have the idea of their poetical talent and style. Some times these notes and the sample select poetry become the only source or subject of comparative textual study. This article is same sort of study of the select verses of Imam Bux Nasikh the Founder of Lucknow School of Poetry recorded in this Biographical Anthology which is a contemporary source and has recorded verses of his third Dewan.

محققین کے علم میں ہے کہ تذکروں میں شاعروں کے حالات اور انتخابِ اشعار اکثر و بیشتر نقل در نقل پر مبنی ہیں۔ بہت کم تذکرے ایسے ہیں جن کے مرتبین نے ذاتی تحقیق و کاوش سے کام لیا ہے اور نئی معلومات مہیا کی ہیں۔ خوش معرکہء زیبا اور گلستانِ سخن دو ایسے تذکرے ہیں جن میں بہت سے شاعروں کے بارے میں نئی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ گلستانِ سخن کے

☆ پروفیسر شعبہء اُردو، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور۔

بارے میں اگرچہ یہ امر اپنی جگہ اہم ہے کہ اس کے مرتب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا اصل مرتب قادر بخش صابر نہیں بلکہ امام بخش صہبائی ہے۔(۱) خوش معرکہء زیبا ایسا تذکرہ ہے جس کے مرتب نے جہاں بعض تذکروں سے استفادہ کیا ہے اور اس کا اعتراف بھی کیا ہے وہاں اُس نے اپنے ذاتی تعلقات اور ذاتی معلومات کی بنا پر بہت سی ایسی معلومات بھی مہیا کی ہیں جو دوسرے تذکروں میں نہیں ملتیں۔ اس کی صاف گوئی اور لگی لپٹی نہ رکھنے کی بنا پر لکھنؤ کے علمی و ادبی حلقوں میں اس تذکرے کی بہت مخالفت کی گئی تھی۔ ''جب یہ تذکرہ مکمل ہوا اور لوگوں کی نظر سے گزرا تو اس کی شدید مخالفت ہوئی۔''(۲) ''اس تذکرے کو دیکھ کر ناصر کے انتہائی قریبی دوست بھی ناراض ہو گئے۔''(۳) اور اس کو ہدفِ تنقید بنایا۔ سعادت خان ناصر نے بعض شاعروں کے کردار اور شخصیت کے بارے میں ایسی باتیں لکھ دی تھیں جو معیوب تھیں۔ اس میں بعض شعرا کی ہم جنسی اور امرد پرستی کا ذکر بھی ہے۔(۴) ناصر نے میرؔ، سوداؔ، ذاکرؔ، پروانہؔ، انیسؔ، شہیدؔ، امانتؔ، ضمیرؔ، دبیرؔ، میر حسنؔ اور ناسخؔ کے بارے میں نئی معلومات مہیا کی ہیں۔ ''مختلف شاعروں سے متعلق جو واقعات ناصر نے بیان کیے ہیں...... ذاتی مشاہدے کا نتیجہ ہیں...... یا پھر وہ بعض لوگوں کی بیان کردہ روایات پر مبنی ہیں...... ناصر نے یہ وضاحت کی ہے کہ یہ واقعہ کسی سے سنا ہے یا خود مشاہدہ کیا ہے۔''(۵) ناصر نے ترجمہء ناسخ میں جو معلومات دی ہیں ان کے علاوہ میر خلیق، موجی رام، آباد، خواجہ وزیر، امداد علی بحر، محمد عیسیٰ تنہا، سیوا رام شائق، میر تقی میر، جسونت سنگھ پروانہ، تاسف، جرأت، انشا اللہ خان انشا اور طالب علی خان عیشی کے تراجم میں بھی ناسخ کے بارے میں ضمنی طور پر معلومات مہیا کی ہیں۔ ان سب معلومات کو یک جا کرنے سے ناسخ ایک ایسے شخص کے طور پر سامنے آتے ہیں جو سیر چشم، خوش حال، ہمدرد، متواضع، ضرورت مندوں کے کام آنے والا، کمزوروں کی حمایت کرنے والا، صاحبِ علم اور جرأت مند ہے۔ اس کے ساتھ ہی ناسخ کے امرد پرستانہ رجحان کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔''(۶) ناصر نے لکھا ہے ''شیخ صاحب ان سے یعنی میرزائی صاحب سے محبتِ دلی رکھتے

تھے اور میرزائی صاحب اُس زمانے میں بہت کم سن تھے اور جمیل وشکیل اور صاحبِ حسن و جمال تھے بلکہ شیخ صاحب کو لوگ اُن سے بدنام کرتے تھے۔''(۷) الغرض مولوی صاحب کا بھی مکرم علی خان سے وہ حال تھا کہ جو شیخ ناسخ کا مرزائی صاحب سے حال تھا۔ العاقل تکفیہ الاشارہ:

مے کدے میں گو سراسر فعلِ نامعقول ہے
مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے

مکرم علی خان نے مولوی صاحب کا سوگ رکھا اور ایام عدی (عدت) کے پورے کیے۔''(۸)

ایک اور قصہ جس سے ناسخ و میرزائی کے اس نوعیت کے تعلق کا اندازہ ہوتا ہے، درج ذیل ہے۔ ناصر نے لکھا ہے: ''ایک روز کی نقل ہے کہ میرزائی صاحب نے اپنے ملازم کے ہاتھ شیخ صاحب سے کچھ روپیہ قرض منگوا بھیجا۔ راقم تذکرہ ہذا وہاں موجود تھا۔ شیخ صاحب نے حسب الطلب بھیج دیا اور ایک پرچے پر یہ شعر فارسی کا میرزائی صاحب کو لکھ بھیجا۔ وہ شعر یہ ہے:

چہ پروا ز زر و دینار داری(۹)
کہ دار الضرب در شلوار داری

ناسخ کے اس رجحان اور شہرت کا اندازہ شیوا رام شائق کے تذکرے میں اس کے منظوم خط سے بھی ہوتا ہے جو اُس نے اپنے شاگرد شجاعت کو لکھنؤ میں لکھا تھا۔ شعر درج ذیل ہے:

زنہار اُس کے دم میں شجاعت نہ آئیو(۱۰)
ناسخ کو سنتے ہیں کہ یہ لونڈے باز ہے''

دوسرے شعرا کی اس دلچسپی کا ذکر خوش معرکہء زیبا میں جس پیمانے پر موجود ہے اس سے اس رجحان کے خاصے وسیع پیمانے پر لکھنؤ میں بھی پائے جانے کا ثبوت ملتا ہے۔

سعادت خان ناصر نے خوش معرکہء زیبا میں سب سے زیادہ اشعار ناسخ کے انتخاب

میں درج کیے ہیں۔ ''ناصر نے ناسخ کے ننانوے(۹۹) اشعار درج کیے ہیں۔''(۱۱) اس کے بعد ناصر نے جس شاعر کے اشعار زیادہ تعداد میں درج کیے ہیں وہ خود ناصر ہے۔ ناصر کے اشعار کی تعداد نوے(۹۰) ہے۔

ناسخ کے تیسرے دیوان کے بارے میں لاعلمی پائی جاتی تھی۔ علمی حلقے ماضی قریب تک ناسخ کے تیسرے دیوان کی موجودگی اور عدم موجودگی کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا تھے۔ آزاد نے کلیاتِ ناسخ طبع اول کے بارے میں لکھا تھا کہ کہا جاتا ہے کہ تین دیوان ہیں مگر ملتے دو ہیں۔ کلیاتِ ناسخ کے قومی عجائب گھر کراچی میں مخزونہ نسخے کی دریافت تک تیسرے دیوان کی موجودگی سے علمی دنیا ناواقف تھی۔ سعادت خان ناصر کا مرتبہ یہ تذکرہ خوش معرکہء زیبا ایسا واحد ماخذ ہے جس میں ناسخ کے تیسرے علیحدہ دیوان کا ذکر ہے اور تیسرے دیوان سے بھی علیحدہ سے منتخب اشعار دیئے گئے ہیں۔(۱۲) ناصر نے ناسخ کے تیسرے دیوان سے بارہ(۱۲) اشعار درج کیے ہیں۔ مرتبِ تذکرہ مشفق خواجہ نے بھی اس پہلو کی نشان دہی ایک اہم خصوصیت کے طور پر نہیں کی ہے۔ انھوں نے دیوانِ سوم کے ان منتخب بعض اشعار کی نشان دہی کی ہے کہ یہ مطبوعہ کے دوسرے دیوان میں پائے جاتے ہیں یا چند اول و دوم کسی دیوان میں موجود نہیں۔ شاید تذکرے کی تدوین و اشاعت ۱۹۷۰ء تک مشفق خواجہ نے کلیاتِ ناسخ کا عجائب گھر کراچی کا مخطوطہ نہیں دیکھا تھا۔ کیوں کہ ''جائزۂ مخطوطاتِ اردو'' میں انھوں نے مکمل طور پر اس سے متعلق معلومات مہیا کی ہیں۔

مرتبِ تذکرہ مشفق خواجہ نے خوش معرکہء زیبا میں شامل شعرا کے منتخب اشعار کے متن کے بارے میں لکھا ہے:

> ''انتخاب کلام میں بعض جگہ اشعار کا متن، ماخذ تذکروں میں مندرج متن سے یا متعلقہ شعرا کے دواوین کے متن سے مختلف ہے...... ایسی بہت سی مثالیں نظر آئیں گی کہ متن میں

اختلاف ہے۔ اسے ناصر کی جرأت رندانہ کے سوا کیا کہا جا
سکتا ہے۔"(۱۳)

جب کہ ناصر نے صحتِ متن و تحقیق کا دعویٰ کیا ہے۔ ناصر نے لکھا ہے:

باتیں تحقیق کر کے لکھی ہیں
بیتیں تصدیق کر کے لکھی ہیں (۱۴)

ناسخ کی حد تک ہم کہہ سکتے ہیں کہ ناصر نے ناسخ کے اشعار تصدیق کے بعد ہی لکھے ہیں۔

ترجمہء ناسخ میں سعادت خان ناصر نے درج ذیل ننانوے (۹۹) اشعار درج کیے ہیں۔ ان اشعار کے متن کا جائزہ درجِ ذیل ہے:

گُل فِشاں عکس ہوا کس کے رُخِ رنگیں کا(۱۵)
ہے جو آئینے میں عالم سبدِ گلچیں کا

خاک ہو جائیں گے ہم شوق ہو کیا تزئیں کا
سرمہ ہے خاکِ لحد دیدۂ آخر بیں کا

مانگی باراں کی جو ہم بادہ پرستوں نے دعا
رعد نے سنتے ہی اک نعرہ کیا آمیں کا

فرقتِ یار میں کیا ہوش اُڑے جاتے ہیں
شہپرِ خواب ہے جو پر ہے مرے بالیں کا

وائے حسرت کہ مٹا نقشِ حیاتِ فرہاد
سنگ پر نقش جو تیار ہوا شیریں کا

آج ہوتا ہے دلا درد جو میٹھا میٹھا
دھیان آیا ہے تجھے کس کے لبِ شیریں کا

☆

باغ میں روندے بہت پھولوں کے خرمن زیرِپا(۱۶)
لا کبھی اپنے شہیدوں کے بھی مدفن زیرِپا
ہاتھ دوڑائے زمیں سے سو شہیدِ ناز نے
آ گیا چلنے میں جو قاتل کا دامن زیرِپا
رُوئے جاناں پہ ہوا خطِ معنبر پیدا(۱۷)
ہو گئے حسن کی پرواز کو شہپر پیدا
ہوں وہ گریاں کہ پسِ مرگ مری تربت پر
سبزۂ تر کے عوض ہو مژۂ تر پیدا
ہوں میں وہ صید کہ ہیں جُزوِ بدن تک دشمن
تیروں کے واسطے ہوتے ہیں مرے پر پیدا
آتشِ رنگِ حنا سے وہ صَنم کہتا ہے
ہاتھ میں مچھلیوں کی جا ہوں سمندر پیدا

☆

ترے جلانے کو اے سنگ دل صنم ہم نے(۱۸)
اک اور صاعقۂ طور سے تپاک کیا

☆

مارا ہے چشمِ مست نے، میرے سوئم میں ہوں(۱۹)
نرگس کے پھول اور کٹورا گلاب کا
اے مے کشو یقیں ہے کہ نکلے بطِ شراب
وہ مستِ ناز توڑے جو بیضہ حباب کا
تُو نے شہبازِ نظر کو جو اِدھر چھوڑ دیا(۲۰)
ہم نے بھی طائرِ جاں باندھ کے پر چھوڑ دیا

آ گیا کچھ جو زباں پر مزۂ زہرِ فراق
غم نے چکھتے ہی مرا خونِ جگر چھوڑ دیا

ذبح کر ڈالوں گا گر اب کے تُو بولا شبِ وصل
میں نے سو بار تجھے مرغِ سحر چھوڑ دیا

☆

سرو پر سایہ پڑا تیرا، وہ موزوں ہو گیا(۲۱)
میرے سائے کے اثر سے بیدِ مجنوں ہو گیا

☆

اے اجل ایک دن آخر تجھے آنا ہے، مگر(۲۲)
آج آتی شبِ ہجراں میں تو احساں ہوتا

کیا قوی ہے یہ دلیل اُس کی پری زادی کی
ربط انسان سے کرتا اگر انساں ہوتا

ہے تصور جب سے آنکھوں میں کسی کی چال کا(۲۳)
میری پلکوں میں ہے عالم سبزۂ پامال کا

ہو گیا ثابت کہ ہے دس خوش قدوں کا تجھ میں حُسن
تیرے قامت کے الف پر ہے جو نقطہ خال کا

جب سے نظروں میں سمائی ہے کمر، ایذا میں ہوں
رنج دیتا ہے بہت آنکھوں میں پڑنا بال کا

☆

یہ عشق ایسی بلائے بد ہے جس کے نام کی دولت(۲۴)
درختوں کو سکھاتا ہے لپٹنا عشق پیچاں کا

☆

تجھ سے سیکھا ہے مگر طرزِ خرام اے یار خواب(۲۵)
میری آنکھوں کے حضور آتا نہیں زنہار، خواب

کم جنازے سے نہیں شب ہائے فرقت میں پلنگ
موت سے بھی مجھ کو افزوں ہے کہیں بے یار خواب

کہتے ہیں سب دیکھ کر ابرو کو چشمِ یار پر(۲۶)
کھینچی ہے تلوار کس بے رحم نے بیمار پر

جب سے ہے مجھ ناتواں کو تیری مژگاں کا خیال(۲۷)
خلق کہتی ہے ہوا ہے خار عاشقِ خار پر

دن کو زاہد بھولے ہیں اپنی سیہ بختی سے راہ
شمعِ مینا چاہیے مے خانے کی دیوار پر

بے ارادہ طے ہوئی جاتی ہے یاں راہِ عدم
باڑھ رکھوائی ہے اُس نے آج کیا تلوار پر

ہے گلِ تر سے گلِ تصویر کی قیمت زیاد
فوق ہے یاں بے حقیقت کو حقیقت دار پر

ہو نہ دنیا میں کسی کو انتظارِ خوابِ وصل
یہ نوشتہ ہے بیاضِ دیدۂ بیدار پر

جب گیا گلگشت کو گلزار میں وہ شرگیں
پٹیاں بندھوائیں چشمِ نرگسِ بیمار پر

☆

سرسبز سبزہ ہو جو ترا پامال ہو
ٹھیرے تُو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو

دے خدا ہمت اگر مورانِ کوئے یار کو(۲۸)
کھینچ لے جائیں لحد سے میرے جسمِ زار کو

☆

یہ آدمی ہے کہ برسوں جمال رہتا ہے(۲۹)
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے
یہ پُھک رہا ہے مرا جسم آتشِ غم سے
کہ طوق بھی مری گردن میں لال رہتا ہے

☆

زار انتظارِ خط نے کیا اس قدر مجھے(۳۰)
پہچانتا نہیں ہے مرا نامہ بر مجھے
ہوں وہ غمیں کہ لب نہ ہنسی سے ہوں آشنا
دیوارِ قہقہہ بھی جو آئے نظر مجھے

☆

راز کا چاہیے عاشق کو چُھپانا ایسا(۳۱)
دل میں ہو ذکرِ صنم ہاتھ میں قرآں ہووے
کعبے سے قبلہ نُما کا نہیں پھرتا کبھی منہ
کاش اُس مرغ کی تقلید میں انساں ہووے
کچھ عدم کا بھی خیال اے دل تجھے یاں چاہیے
گو عزیزِ مصر ہے پر یادِ کنعاں چاہیے

☆

مشتاق سب ہیں بدر سے افزوں ہلال کے(۳۲)
دنیا میں قدرداں نہیں اہلِ کمال کے

عالم جو اپنی آہ میں ہے گرد باد کا
تودے ہمارے دل میں ہیں گردِ ملال کے

☆

مرنا قبول پر مجھے دنیا نہیں قبول(۳۳)
غمزے اُٹھیں گے مجھ سے نہ اس پیر زال کے
ہمت اگر نہیں فلکِ دُوں کو کیا ہے غم
یاں لب ہی آشنا نہیں حرفِ سوال کے
آنسو ٹپک پڑا جو کوئی بزمِ یار میں
دریا بہے مرے عرقِ انفعال کے
ناسخ اُٹھیں گے حشر کو وہ لوگ سُرخ رُو
دنیا میں جو محبّ ہیں پیمبر کی آل کے

(دیوان دوم)

میکشی میں روتے روتے میں ہوا بے یار کور
نشے کے ڈوروں کی جا آنکھوں میں جالا ہو گیا
دیکھ کر روزِ سیہ گرما میں یہ سمجھا ہوں مَیں(۳۴)
دھوپ کی شدت سے دن کا رنگ کالا ہو گیا
غم ہوا اس درجہ مجھ وحشی کی حالت دیکھ کر
جو ہرن تھا خشک ہو کر ہِرگ چھالا ہو گیا

☆

ایک درہم اور داخل گنجِ قاروں میں ہوا(۳۵)
پست ایسا میرے طالع کا ستارا ہو گیا

بے خودی میں دیکھ کر خورشید کو کہتا ہوں روز
آج بھی رخسارِ جاناں کا نظارا ہو گیا

یہ نزاکت یہ لطافت جسم میں ہوتی نہیں
تم نے جو دل میں چھپایا آشکارا ہو گیا

☆

ختم ہے جادوگری تم پر کہ اے چشمانِ یار
ناسخِ جادو بیاں عاشق تمھارا ہو گیا

قدح لیے ہوئے گُل مثلِ بادہ خوار آیا(۳۶)
خزاں چمن سے گئی موسمِ بہار آیا

چمن میں کوئی گُلِ تر جو شاخ پر دیکھا
تو مجھ کو یاد وہ محبوبِ نَے سوار آیا

لگا جو تیر ترا سینہء مشبک میں
میں خوش ہوا کہ مرے دام میں شکار آیا

☆

اے شہسوار گر نہ کیا کشتہء نگاہ(۳۷)
پہنچا دے قبر تک تو تپنچہ قبور کا

☆

ہجر میں یوں مری آنکھوں سے ہوا خوں پیدا
جیسے انگور سے ہو بادۂ گلگوں پیدا

تو وہ ہے مہرِ درخشاں کہ ترے جلوے سے(۳۸)
بدلے سائے کے ہوئے گیسوئے شبگوں پیدا

نہ ہمارے دلِ بے تاب کو زلفوں سے نکال
پارے سے ہوتی نہیں گیسوؤں میں جوں پیدا
قد راست وضع راست ہر اک بات اُس کی راست (۳۹)
رکھے کمان یار تو ہو تیر دوش پر

☆

چشمِ عاشق میں برابر ہے دلا گھر باہر
ایک سا جلوۂ معشوق، ہے، اندر باہر
یہ تمنا ہے صنم، ہو جو قیامت برپا(۴۰)
قبر سے مجھ کو نکالے تری ٹھوکر باہر
آمد آمد جو سنی میرے سہی قامت کی
باغ سے دوڑ پڑے سرو و صنوبر باہر
خانۂ چشم میں بے یار جو نیند آنے لگی
مردمِ دیدہ یہ چلائے کہ باہر باہر
میں وہ بلبل ہوں کہ اے گل ترے گل تکیوں سے
بوسہ لینے کے لیے نکلے مرے پر باہر
ناز حوروں کے اٹھائیں یہ کہاں ہم کو دماغ
ہو ہمارا درِ فردوس سے بستر باہر
ترا دہن ہے وہ شیریں کہ ایک کُلّی سے(۴۱)
بتاشہ بن گیا ہر اک حباب دریا میں
دانے ہیں انگیا کی چڑیا کو بنت کی چنیاں(۴۲)
پلتی ہے بالے کی مچھلی موتیوں کی آب میں

حلم اگر دل میں نہ ہو، ہے کہیں بہتر پتھر(۴۳)
ڈھیلے اچھے ہیں حیا ہو نہ اگر آنکھوں میں

☆

جب کبھی پہنا جڑاؤ اُس نے زیور کان میں(۴۴)
نازکی بولی کہ کیوں لٹکائے پتھر کان میں

☆

بزم میں پاتا نہیں جو ساقیء گلفام کو(۴۵)
جانتا ہوں میں ہتھیلی کا پھپھولا جام کو

☆

کشتہء تیغِ جدائی ہوں یقیں ہے مجھ کو(۴۶)
عضو سے عضو قیامت کو جدا پیدا ہو
بچ رہا ہے تیل جو بالوں سے دے ڈالو ہمیں(۴۷)
اے صنم بہرِ چراغِ زیست روغن چاہیے

☆

دیکھنا تاثیر میرے نالہء جانکاہ کی(۴۸)
سن کے اس بے رحم نے بے اختیار ایک آہ کی
حد سے گزری پستیء طالع تو کیا سمجھا ہوں میں
آسماں نے گنج قاروں پر مری تنخواہ کی
خطِ سبز آیا جو منہ پر کم ہوئی زلفِ دراز(۴۹)
راہِ ظلمت معجزے سے خضر نے کوتاہ کی
رات دن ایسا فراقِ یار میں روتا ہوں میں
اب مرا کمرہ نہیں کوٹھی ہے گویا چاہ کی

☆

میٹھی پوئی فرس یار اگر چل نکلے(۵۰)
خاک زیر قدم آ جائے تو شکر ہو جائے

دھوپ بہتر پر شبِ فرقت کی بدتر چاندنی(۵۱)
صاعقے کے طور سے پڑتی ہے مجھ پر چاندنی

خاکساری بھی نہ چھوڑے دے خدا جس کو عروج
آسماں پر ماہِ تاباں ہے زمیں پر چاندنی

ایک ہفتے سے بہم ساتوں میسر ہیں مجھے
دشت دریا سبزہ ساقی شیشہ ساغر چاندنی

نامیسر ایک ہفتے سے ہیں یہ ساتوں مجھے
صبر طاقت شمع بالیں خواب دلبر چاندنی

(دیوان سوم)

دمبدم آواز قلقل کی نہ کیوں آیا کرے(۵۲)
ہو گئی مے روحِ ساقی، شیشہ قالب ہو گیا

ہجر میں لاغر بدن حد سے زیادہ ہو گیا(۵۳)
جو شلوکا تھا ہمارا وہ لبادہ ہو گیا

کرتے ہیں سالک ترقی سے تنزل اختیار(۵۴)
جب کہ منزل پر سوار آیا پیادہ ہو گیا

مل کے مسی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا(۵۵)
کیا غضب تم نے کیا ہیرے، کو نیلم کر دیا

☆

باغ و مے ابر و غنا مہتاب و نہر و وصلِ دوست(۵۶)
ایک دل ہے اور حسرت ہے برابر سات کی

☆

کی جو خیاطِ ازل نے تری پوشاک درست(۵۷)
بچ رہے قطع میں یہ شمس و قمر دو ٹکڑے

☆

کیا کروں باغ میں آئے جو صبا کے جھونکے(۵۸)
چاہیے ہیں اُسی کوچے کی ہوا کے جھونکے
رات دن کیا ہی جلاتے ہو رقیبو مجھ کو
کہیں دوزخ میں خدا تم کو بُلا کے جھونکے

ہم فقیر ایسے ہیں اے شاہ کہ جاڑا جو لگا
بھاڑ میں تاپنے کو بالِ ہما کو جھونکے

☆

سب زمینیں ہیں نئی بیتیں ہیں اے یار نئی(۵۹)
روز یاں ریختے کی اُٹھتی ہے دیوار نئی
ماہِ نو کیا ہے بھلا ابروئے قاتل کے حضور
کیوں فلک ہم کو دکھاتا ہے یہ تلوار نئی

اے کماں دار مجھے تیروں کے سوفاروں سے
دم بدم بہرِ فغاں ملتی ہے منقار نئی

خوش معرکہء زیبا وہ پہلا واحد ذریعہ ہے جس میں ناسخ کے تیسرے دیوان کی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے۔ اس میں مہیا کیا گیا تیسرے دیوان کے اشعار کا انتخاب صحیح ہے۔ ناصر نے جو نسخہ استعمال کیا ہے وہ ایسا نسخہ ہے جس میں طبعِ اول کلیاتِ ناسخ اور مخطوطہ

کلیاتِ ناسخ، مخزونہ قومی عجائب گھر کراچی سے زاید کلام ہے۔ جیسا کہ مانچسٹر کے نسخے میں ہے۔ اس نسخے میں طبع اول سے زاید کلام ہے۔ اس نسخے میں نسخہء مانچسٹر دیوانِ اول میں پایا جانے والا کلام بھی تھا۔ ناصر کے ترجمہء ناسخ میں شامل اشعار کا متن کہیں طبعِ اول کی روایت ِمتن کی تائید و توثیق کرتا ہے تو کہیں بنیادی نسخے کی تائید کرتا ہے۔ مثلاً دیوانِ دوم کے شعر کا متن جو درجِ ذیل ہے:

مے کشی میں روتے روتے مَیں ہوا بے یار کور
نشے کے ڈوروں کی جا آنکھوں میں جالا ہو گیا

ناصر کا متن بنیادی مخطوطے کے مطابق ہے اور طبعِ اول میں ''بن'' کے خلاف مصرعے میں ''بے'' کی توثیق کرتا ہے۔ اسی طرح جھونکے کی ردیف کے حامل اشعار کا متن بھی بنیادی نسخے کے مطابق ہے۔ جب کہ مطبوعہ کا متن بنیادی اور خوش معرکہء زیبا کے ماخذ سے مختلف ہے۔ بنیادی اور خوش معرکہء زیبا اس متن میں ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

## حوالے

۱۔ سخنِ شعرا، ص۴۷۱
۲۔ خوش معرکہء زیبا، ص۴۲
۳۔ ایضاً، ص۴۶
۴۔ ایضاً، ص۶۷
۵۔ ایضاً، ص۶۱
۶۔ ایضاً، ص۶۷
۷۔ ایضاً، ص۵۷
۸۔ ایضاً، ص۲۸۰
۹۔ ایضاً، ص۵۷
۱۰۔ ایضاً، ص۵۸
۱۱۔ ایضاً، ص۷۰
۱۲۔ ایضاً، ص۲۱۶
۱۳۔ ایضاً، ص۲۷
۱۴۔ ایضاً، ص۴۴
۱۵۔ دیوانِ اول، غزل نمبر۶، یہ غزل ۸۲ اشعار پر مبنی ہے۔ پانچواں شعر اضافی ہے۔ اشعار کا متن یکساں ہے۔
۱۶۔ دیوانِ اول، غزل نمبر۵۸، اشعار کی تعداد ۱۷، مطلع کے بعد کا شعر مرتبہ میں شمار۳ پر ہے۔ متن یکساں ہے۔
۱۷۔ دیوانِ اول، غزل نمبر۱۷، اشعار۷، نسخہ مانچسٹر میں اس قافیہ و ردیف کی دو غزلیں ہیں جن کے ۱۴ اشعار متروک کلام ہے۔ مندرجہ بالا اشعار کا متن یکساں ہے سوائے یہاں درج دوسرے شعر کے مصرع اولیٰ کے (......پس از مرگ......) تیسرا شعر کلیات میں سولھواں شعر ہے۔
۱۸۔ دیوانِ اول، غزل نمبر۶۰، اشعار کی تعداد۵، یہ منتخبہ شعر غزل کا چوتھا شعر ہے۔ متن یکساں ہے۔
۱۹۔ دیوانِ اول، غزل نمبر۲۴، اشعار کی تعداد۱۴، متن میں اختلاف ہے(......یقین ہے، نکلے......)
(......موم...... یہ ہمارا خیال ہے مرتبِ تذکرہ سے مخطوطہ پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔''سوم'' ہی صحیح ہے۔)
۲۰۔ دیوانِ اول، غزل نمبر۵۰، اشعار کی تعداد۱۰، مطلع کے علاوہ منتخبہ اشعار بالترتیب شمار۴ اور۶ ہیں۔ متن میں

اختلاف ہے۔(مطلع مصرع ثانی: ......دل...... ) دوسرا شعر مصرع اولیٰ:(......اثر...... )

۲۱۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۳۸، اشعار کی تعداد ۱۰، متن یکساں ہے۔

۲۲۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۴۴، تعدادِ اشعار ۱۹، متن مختلف ہے:(......و لے )(مصرع ثانی......فرقت...... ) دوسرا شعر مصرعِ ثانی (......جو وہ...... )

۲۳۔ یہ اشعار ایک ہی ردیف قافیے کی تین غزلوں میں سے دو، شمارہ ۴۹ کے دو شعروں اور غزل نمبر ۴۷ کا ایک شعر ہے۔ یہاں درج شعر نمبر ۱ اور ۳ ایک ہی غزل کے شعر ہیں۔ متن یکساں ہے۔

۲۴۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۴، اشعار کی تعداد ۱۶، متن یکساں ہے۔

۲۵۔ یہ غیر مطبوعہ غزل ہے۔ یہ ہمارے مرتبہ کلیاتِ ناسخ میں نسخہ مانچسٹر کی چودھویں اضافی غزل ہے۔ متن یکساں ہے۔

۲۶۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۹۶، تعدادِ اشعار ۱۵، یہاں درج شعر تیسرا شعر ہے۔

۲۷۔ یہ دیوانِ اول کے پچھلے صفحے پر درج مطلع کی غزل نمبر ۹۶ کے اشعار ہیں۔ یہاں اس صفحے پر درج تیسرے شعر کا پورے کا پورا مصرعِ ثانی نیچے درج شعر کا مصرعِ ثانی ہے۔ اس شعر کا مصرعِ ثانی یوں ہے:

ع طائرِ روحِ رواں کو کچھ نہیں درکار پر

اس صفحے پر درج اس غزل کے چوتھے مصرعے میں متن قدرے مختلف ہے(...... قیمت میں زیاد ) یہ ایک ہی ردیف قافیے کی تین مختلف غزلوں کے اشعار ہیں۔ ہمارے مرتبہ کلیات میں یہ غزل نمبر ۹۶، ۹۸، ۹۹ ہیں۔

یہ دیوانِ اول کی غزل نمبر ۱۷۵ ہے۔ اشعار کی تعداد ۸ ہے، متنِ مطلع یکساں ہے۔

۲۸۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۱۹۳، تعدادِ اشعار ۱۴، یہ پانچواں شعر ہے۔ متن یکساں ہے۔

۲۹۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۲۱۶، اشعار کی تعداد ۷، متن یکساں ہے۔

۳۰۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۳، مطبوعہ کی اضافی غزل، اشعار کی تعداد ۱۸، دوسرے شعر کا مصرع اولیٰ (......غم میں...... ) مرتبِ تذکرہ سے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔

۳۱۔ دیوانِ اول، غزل نمبر ۵، طبع اول کی اضافی غزل، تعدادِ اشعار ۸، متن یکساں ہے۔

۳۲۔ دیوانِ اول کی غزل نمبر ۲۵۷، تعدادِ اشعار ۱۷، مطلع کا مصرع ثانی (......صاحب...... ) دوسرے شعر کا مصرع اولیٰ (......نہ اپنی آہ میں ہو...... )

۳۳۔ یہ پچھلے صفحے پر درج غزل کے اشعار ہیں۔ پہلے شعر کا مصرع اولیٰ (......پر...... ) مقطعے کے مصرع

اولیٰ (......میں......)

۳۴۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۲، مقطع غزل نمبر۳ کا ہے۔ اس غزل کے اشعار ۱۳ ہیں۔

۳۵۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۳، تعدادِ اشعار۱۴، یہاں درج تیسرے شعر کا مصرع اولیٰ مختلف ہے (یہ صفائی، یہ لطافت جسم میں ہوتی نہیں)

۳۶۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۵، تعدادِ اشعار۲۰، متن یکساں ہے۔

۳۷۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۱۷، تعدادِ اشعار۱۳، دوسرے مصرع کا متن (......میں......)

۳۸۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۴۳، تعدادِ اشعار۱۳، متن یکساں ہے۔

۳۹۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۱۲۰، تعدادِ اشعار۱۷، متن یکساں ہے۔

۴۰۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۱۲۳، تعدادِ اشعار۲۱، یہاں درج پانچویں شعر کا مصرع اولیٰ (...... لے لینے کو نکلیں گے......)

۴۱۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۱۶۴، تعدادِ اشعار۱۱، مصرع ثانی (......گئے سارے......)

۴۲۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۱۶۰، تعدادِ اشعار۱۱، متن یکساں ہے۔

۴۳۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۲۱۷، تعدادِ اشعار۲۰، متن یکساں ہے۔

۴۴۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۱۲۴، تعدادِ اشعار۱۶، متن یکساں ہے۔

۴۵۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۲۴۳، تعدادِ اشعار۱۷، متن یکساں ہے۔

۴۶۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۲۸۴، تعدادِ اشعار۱۶، متن یکساں ہے۔

۴۷۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۲۷۷، تعدادِ اشعار۱۷، متن یکساں ہے۔

۴۸۔ دیوانِ دوم، غزل نمبر۲۸۳، تعدادِ اشعار۱۵، مطلع مصرع ثانی (......اک......)

۴۹۔ پچھلے صفحے پر درج مطالعے کی غزل کے بقیہ اشعار، متن یکساں ہے۔

۵۰۔ دیوانِ اول، غزل نمبر۱۴۸، تعدادِ اشعار۱۵، اس غزل کا مطبوعہ کا اضافی شعر ہے جو بہت مختلف متن رکھتا ہے، درج ذیل ہے:

جس جگہ چلتا ہے میٹھی بوئیاں تیرا فرس
ذائقہ میں واں برابر خاک کے شکر نہیں

۵۱۔ دیوانِ دوم، تعدادِ اشعار۱۴، متن یکساں ہے۔

۵۲۔ دیوانِ سوم، تعدادِ اشعار۱۰، متن یکساں ہے۔

۵۳۔ دیوانِ سوم، تعدادِ اشعار۴، مصرع ثانی (......سو......)

۵۴۔ پچھلے صفحے پر درج مطلع کی غزل کا شعر ہ۔ درج شعر کا متن یکساں ہے۔

۵۵۔ دیوانِ سوم، غزل نمبر۱۸، تعدادِ اشعار۲۰، درج شعر کا متن یکساں ہے۔

۵۶۔ دیوانِ سوم، غزل نمبر۶۹، تعدادِ اشعار۷، درج شعر کا متن یکساں ہے۔

۵۷۔ یہ شعر اضافی ہے کسی دیوان میں درج نہیں۔

۵۸۔ دیوانِ سوم، تعدادِ اشعار۷، مطلع مصرع اولیٰ (......سے......) باقی اشعار کا متن یکساں ہے۔

۵۹۔ دیوانِ سوم، غزل نمبر۶۶، تعدادِ اشعار۱۸، یہاں درج اشعار میں تیسرے شعر کے مصرع اولیٰ کا متن (او............)

ترجمہ ناسخ میں مشمولہ انتخاب ناسخ کا کلیاتِ ناسخ مبنی بر نسخہ کلیاتِ ناسخ مخزونہ قومی عجائب گھر کراچی سے واضح ہوتا ہے کہ ناصر جو ناسخ کا معاصر اور ناسخ سے قریبی تعلقات رکھتا تھا، نے تیسرے دیوان کا انتخاب دیا ہے جو کلیاتِ ناسخ مخزونہ قومی عجائب گھر کراچی میں علیحدہ سے دستیاب ہے۔

## کتابیات


۱۔ خوش معرکہء زیبا، سعادت خان ناصر، مرتبہ مشفق خواجہ، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۷۰ء

۲۔ سخنِ شعرا، عبدالغفور نساخ، نول کشور، لکھنؤ، ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء

۳۔ کلیاتِ ناسخ، امام بخش ناسخ، مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۶ء